(اداریہ)

جناب وزیر اعظم کچھ کیجئے

کسی اچھی اور کامیاب حکومت کا دارومدار اس کی بہتر اور مثالی پالیسیوں پر ہوتا ہے۔ جس کے تحت حکومت عوام کے لئے فلاح و بہبود کا کام کرتی ہے۔ امن و امان برقرار رکھتی ہے اور چادر اور چاردیواری کا تقدس بحال کرتی ہے۔ لوگوں کو جلد اور سستا انصاف فراہم کرتی ہے اور روزمرہ کی ضروریات کی فراہمی کو آسان بناتی ہے۔ جان' مال اور آبرو کے تحفظ کو یقینی بناتی ہے۔ حقیت بھی یہی ہے کہ لوگ اسی لئے کسی جماعت کو منتخب کرتے ہیں کہ وہ برسراقتدار آ کر عوام گے مفادات کے لئے کام کرے اور وطن کو مثالی فلاحی ریاست بنائیں۔ خاص کر جمہوری طرز حکومت میں تو اس کے تقاضے اور بھی بڑھ جاتے ہیں اور اگر وہ عوامی امنگوں کے مطابق کام نہیں کرتی تو وہ ناکام حکومت تصور ہوتی ہے اور لوگ نہ صرف ان سے مایوس ہوتے ہیں بلکہ ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی تدبیریں کرتے ہیں۔

اگر ہم موجودہ حکومت کی کارکردگی کا مختصر جائزہ لیں اور حقائق اور واقعات کی روشنی میں دیکھیں تو یہ اندازہ لگانا ذرا مشکل نہیں کہ مسلم لیگ کی حکومت اپنے منشور اور پالیسیوں کی تنفیذ میں بری طرح ناکام ہوئی ہے اور ہر محاذ پر اسے پسپائی ہوئی ہے۔ یہ محض ایک دعوی نہیں اور نہ ہی حکومت پر بے جا تنقید ہے۔ بلکہ واقعات اور حقائق جو سامنے آئے ان کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اگرچہ پوری قوم اس سے آگاہ ہے۔ لیکن چند سطور میں اس کا ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ اس کی روشنی میں اصلاح احوال کی کوشش کی جا سکے۔

یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ جناب وزیراعظم نے برسراقتدار آتے ہی پہلی

ترمیم صدر کے اختیارات کے بارے میں پیش کی اور اس کے ساتھ ہی پارٹی پالیسی کے خلاف کام کرنے والے ممبران کو نااہل قرار دینے کا بل منظور کرایا۔ جس کے نتیجے میں عدالتی بحران سامنے آیا اور وہ دن پاکستان کی تاریخ میں مایوس کن تھے اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ دنیا کا اہم ترین مسئلہ یہی ہے۔ جس کے نتیجے میں کاروبار کو سخت دھچکا لگا اور آخر کار فاروق لغاری کے استعفیٰ پر یہ بحران ختم ہوا۔

ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کے پیش نظر جلد انصاف فراہم کرنا اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے اور جرائم کی روک تھام اور ان کی حوصلہ شکنی کے لئے خصوصی عدالتیں بنائی گئی۔ بلا شبہ ان عدالتوں نے بہت جلد مقدمات نمٹائے اور مجرموں کو سزائیں سنائی۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ ان سزاؤں پر عمل درآمد نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس کی وجہ سے کافی مایوسی ہوئی۔ دہشت گردی کے نتیجے میں حکومت پنجاب نے موٹرسائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی عائد کی اور یہ توقع کی گئی کہ اس طرح دہشت گردی کے واقعات رونما نہیں ہوں گے لیکن ہمیں یہ کہتے ہوئے ذرا باک نہیں کہ یہ نہایت غیر دانشمندانہ فیصلہ تھا اور عقل شعور سے خالی اذھان کی کرشمہ سازی تھی کہ شائد اس طرح ہم اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ لیکن ایک سال سے زائد جاری اس پابندی کے باوجود دہشت گردی کے واقعات میں کمی نہیں آئی اور اس ناروا پابندی کا کیا فائدہ جس سے عام طبقے پر بے جا بوجھ ڈالا گیا۔ کیونکہ پاکستان میں ہر متوسط طبقے کے پاس موٹر سائیکل ایک اچھی سواری ہے۔ جس کے ذریعے وہ اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور کم خرچہ پر نقل حمل کا کام لیتا ہے۔ لیکن اس پابندی کی وجہ سے وہ سب لوگ اس سہولت سے محروم ہو گئے۔ ہنگامی حالات میں بھی یہ لوگ دیگر مہنگے ذرائع استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ جبکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ پابندی سے دہشت گردی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ تو اس کو ختم کر

دینا چاہئے تھا۔ بے شمار ایجنسیاں اور ان کے اہلکار کس لئے ہیں۔ ان کو متحرک کرکے اس کا سدباب کرنا چاہئے تھا۔ مگر افسوس اہل اقتدار نہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں۔

ملکی سلامتی کے لئے ایٹمی دھاکہ کیا گیا۔ جس پر ملک بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لیکن اس میں موجودہ حکومت کی کارکردگی کتنا حصہ ہے۔ اور اس سے عامۃ الناس کو کیا فائدہ ہوا۔ ایٹمی صلاحیت کے حصول میں سابقہ حکومتوں کی کارکردگی سے انکار نہیں کیا جا سکتا بلکہ جنرل ضیاء الحق مرحوم نے اس میں نمایاں پیش رفت کی تھی۔ اب صرف دھاکہ کر دینے سے اس کا سہرا اپنے سر باندھ لینا کوئی دانشمندی نہیں۔

پاکستان کے مایوس کن حالات کے پیش نظر وزیر اعظم نے اپنی ایک نشری تقریر میں گرینڈ ایجنڈے کا اعلان کیا۔ جس میں دو اہم فیصلے کئے گئے۔ ایک بے زمین کسانوں کو زمین کی آلاٹ منٹ اور دوسرا کالا باغ ڈیم کی تعمیر! کون نہیں جانتا کہ موخر الذکر پر حکومت کو ذلت آمیز پسپائی اختیار کرنی پڑی اور جگ ہنسائی الگ ہوئی اور اب دور دور تک اس کا ذکر نہیں ہے۔ رہی بے زمین کسانوں کو زمین کی فراہمی تو وہ بھی صرف ان لوگوں کو بطور نمائش ذرائع ابلاغ میں پیش کیا گیا۔ جو سن ستر سے ان زمینوں پر قابض تھے اور زرعی اصلاحات کی روشنی میں ان کا یہ حق پہلے ہی سے تسلیم کر لیا گیا۔ موجودہ حکومت کا اس میں کیا کردار ہے یا انہوں نے اس میں کیا انقلابی قدم اٹھایا ہے اور شنید یہ ہے کہ اب یہ سلسلہ ویسے ہی بند کر دیا گیا ہے۔ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں نادھندہ حضرات کے خلاف بھرپور ایکشن کی نوید سنائی اور ان کے لئے ڈیڈ لائن مقرر کی۔ لیکن اس کا انجام کیا ہوا؟ سرکاری عہدہ داروں کے لئے گاڑیوں اور ایئرکنڈیشنوں کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا۔ لیکن اس فیصلے کی کس طرح تضحیک کی گئی اور چند دنوں بعد ان کے دوبارہ استعمال کے کیا کیا جواز نکالے گئے۔ اگر اس فیصلے پر پہلے ہی

ٹھنڈے دل سے غور کر لیا جاتا تو اس قسم کی شرمندگی نہ اٹھانی پڑتی۔ یہ اسی پر بس نہیں بلکہ اور بہت سے ایسے معاملات ہیں۔ جن میں حکومتی گرفت نہ ہونے کے برابر ہے اور ان کے احکامات کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔

اب وزیراعظم نے شریعت بل پیش کیا ہے۔ اس کے انجام کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ لیکن جس طرح کی صورت حال بن رہی ہے خدانخواستہ اس کا انجام بھی دوسرے فیصلوں کی طرح نہ ہو ؟

ان حالات میں عوام میں بڑی بددلی اور مایوسی پائی جاتی ہے اور یہ بات ہر زدعام و خاص ہے کہ یہ حکومت ناکام ہو سکتی ہے اور اس کا کسی محکمہ پر کنٹرول نہیں ہے اور نہ ہی عوامی امنگوں پر پوری اتری ہے۔ خاص کر عوام کی فلاح بہبود اور انہیں روزمرہ کی بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں ناکام ہوئی ہے۔ برسراقتدار آنے سے لے کر آج تک عوام کو کوئی قابل ذکر خوش خبری نہیں دے سکے۔ تیل کی قیمتوں میں اضافہ سے غریب پر ہی بوجھ پڑا ہے۔ بجلی کے نرخوں میں کمی کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

میری جناب وزیراعظم سے گذارش ہے کہ وہ ہماری ان معروضات پر ہمدردی سے غور فرمائیں اور اصلاح احوال کے لئے انتہائی اقدام اٹھائیں اور خاص کر ایسے انقلابی پروگرام ترتیب دیں۔ جن کا براہ راست عوام کی سہولتوں سے تعلق ہو اور وہ محسوس کریں کہ واقعی تبدیلی آئی ہے اور حکومت ان کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہی ہے۔ چند ایک کی نشاندہی کر رہے ہیں :

(۱) محکمہ پولیس کی اصلاح کی جائے۔ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کرکے رشوت کا راستہ روکا جائے اور سیاسی اثر و رسوخ کو ختم کیا جائے اور غیر ذمہ داران پولیس افسروں کو فارغ کیا جائے۔

(۲) روزمرہ کی اشیاء کی قیمتوں میں کمی کی جائے اور خاص کر پٹرول کی قیمت کم کی جائے اور بجلی کے نرخوں کو حسب وعدہ کم کیا جائے۔

(۳) عدالتی نظام کو درست کیا جائے اور تمام مقدمات کا فیصلہ کم سے کم وقت میں کیا جائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے اور سزاؤں پر فوری طور پر عمل درآمد کیا جائے۔

(۴) قومی امور اور مسائل پر اتفاق رائے پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

() موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی فورا ہٹائی جائے اور دہشت گردی کی روک تھام کے لئے تمام ایجنسیوں کو متحرک کیا جائے۔

(٦) شہروں کی حالت کو جلد سے جلد درست کیا جائے۔ سڑکوں اور نکاسی آب کے نظام کو پہلی فرصت میں بہتر بنایا جائے۔

(۷) ناروا اور ظالمانہ ٹیکس ختم کئے جائیں' مناسب اور ضروری ٹیکس کی وصولی کو یقینی بنایا جائے۔

(۸) نفاذ شریعت کے لئے عملی صورت بنائی جائے اور اس ضمن میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کے لئے فوری اقدامات تجویز کئے جائیں۔

(۹) سرکاری ذرائع ابلاغ ٹی وی اور قومی اخبارات میں عریانی اور فحاشی کا فوری تدارک کیا جائے۔

(۱۰) تعلیم کو عام کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں اور بجٹ میں مخصوص رقم کو صحیح خرچ کیا جائے۔

بقیہ فضائل نماز پنجگانہ

کہ جب کوئی شخص نماز میں مشغول ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی کی نظر کرم اس انداز سے اس پر ہو جاتی ہے کہ جب تک وہ مشغول نماز رہتا ہے اللہ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ چنانچہ سنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے:

ان الرجل اذا دخل فی صلوتہ اقبل اللہ علیہ بوجھہ فلا ینصرف عنہ حتی ینقلب اویحدث حدث سوء۔ (صحیح الجامع ۱/ ۲/ ٦۲)

ترجمہ:۔ جب کوئی شخص نماز میں داخل ہوتا ہے (یعنی نماز شروع کرتا ہے) تو اللہ تعالی اپنے وجہ کریم کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اس وقت تک نظر کرم نہیں ہٹاتا جب تک وہ نماز سے فارغ نہ ہو جائے۔ یا حادث (بے